جہادِ افغانستان اور ترویجِ شریعت میں

فُضلائے حقانیہ کا کِردار

دارالعلوم حقانیہ علماء حق کی مادرِ علمی اور آدم گری کا کارخانہ ہے

الشیخ علامہ محمد محمود صواف مکہ مکرمہ — الشیخ علامہ عبدالمجید ندانی رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ

مورخہ یکم مارچ ۱۹۸۹ء دارالعلوم حقانیہ کے تعلیمی سال کے اختتام پر ختم بخاری شریف کی تقریب منعقد ہوئی۔ دارالعلوم کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی دعوت پر عرب سکالروں اور علماء کے ایک نمائندہ وفد نے بھی دارالعلوم تشریف لاکر اس تقریب کو مزید رونق بخشی۔ قائدِ وفد جناب الشیخ علامہ محمد محمود صواف اور جناب الشیخ علامہ عبدالمجید ندانی نے بھی اجلاس سے خطاب فرمایا۔ ہر دو حضرات کی تقاریر کے بین السطور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی سیرت و کردار اور تربیت و افکار کا ترشح ہوتا ہے — (ادارہ) —

الشیخ علامہ محمد محمود صواف کا خطاب

الحمد للہ ثم الحمد للہ العظیم والسلام علی عباد اللہ الصالحین وعلی راسھم امامنا وحبیبنا وقائدنا ونبینا محمد صلوٰۃ اللہ علیہ۔ امابعد!

طلباء دارالعلوم کی دستار بندی کا منظر دیکھتے ہوئے

ھٰذہ عمائم الصحابۃ، ھٰذہ عمائم الائمۃ وھٰذا طریقھم الطریق الی اللہ، الطریق الی الاسلام، ھو طریق العلم وھو طریق المجد وھو طریق الاتحاد وطریق الدنیا والاٰخرۃ فی الجنۃ انشاء اللہ تعالیٰ۔

یاایھا الاخوان کان یوَدّی ان احدثکم بلغتکم وبلغۃ الاسلام الاُردیۃ کان یوَدّی ولکن ع

زبانِ یارِ من ترکی ومن ترکی نمی دانم

قال الاستاذ مولانا سمیع الحق کلھم یعرضون العربیہ ویفھمون الکلام۔

الحمد للہ یا اخوان انا سعداء بھٰذہ الزیارۃ نحن سعداء بھٰذہ الزیارۃ ولا نقول الا الخیر وسوف ننقل ھٰذا المشھد الی اخوننا فی العرب۔ ونحن جئناکم من المکۃ ومکۃ المبارکہ وندعوا اللہ ان نرٰکم جمیعًا ھنالک حاجین ومعتمرین جمیعًا انشاء اللہ و عند رسول اللہ عند الامام الاکبر للدنیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ صحابہؓ کی پگڑیاں ہیں، یہ ائمہ کی پگڑیاں ہیں اور یہ انہی کا راستہ ہے خدا کی رسائی کا راستہ، اسلام کی رسائی کا راستہ یہی عظمت کا راستہ ہے، یہی دنیا اور آخرت کی بھلائی اور جنت کا راستہ ہے۔

بھائیو! میری دلی خواہش تھی کہ میں تمہاری زبان اور اسلامی زبان اُردو میں تم سے بات کروں، میری خواہش لیکن ع

زبانِ یارِ من ترکی ومن ترکی نمی دانم

استاذِ محترم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے فرمایا حضرت! سب عربی جانتے ہیں اور آپ کی بات سمجھ رہے ہیں۔

الحمدللہ! بھائیو ہم یہ ملاقات اپنے لیے سعادت سمجھتے ہیں، ہم خوش نصیب ہیں کہ آپ سے ملے ہیں اور اس ملاقات کو اچھا ہی سمجھتے ہیں اور ہم نے جو کچھ دیکھا ہے عنقریب اسے عرب بھائیوں تک پہنچا دیں گے۔ ہم تمہارے پاس مکہ مبارکہ سے آئے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ تم سب کو وہاں حج اور عمرہ کرتے ہوئے دیکھیں اور ساری دنیا کے عظیم پیشوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتے ہوئے دیکھیں۔

حیث تقرءون سیرۃ واحادیثہ وسنۃ وبنیٰ بہ الامارۃ وبنیٰ بہ الشریعۃ وبنیٰ بہ جدّ الدّنیا و الاخرۃ۔ ھٰذہ کنتم تقرء ونہا من الصحاح السّتۃ السّنن والمغازی و الموطا من عند اللّٰہ وعلمہ اللّٰہ ایاھا وَمَاکَانَ یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام۔

یٰاَیُّھا الاخوۃ! اننا نعرف انصار باکستان وا ناھنا فی کراتشی لما قام مؤتمر الاوّل ونحن شھداء بقیام دولت الاسلام فی ھٰذا البلد العزیز بقیام دولت القراٰن فی ھٰذا البلد العزیز وکنّا نرٰی للاجئین فی ارضھا واذاً نتوقع ان ھٰذا الدّولۃ تقوم وتتقدّم وتعلو والحمد للّٰہ تصبح رکناً وّ مجداً للاسلام ونسئل اللّٰہ ان یحمی باکستان وان یحمی افغانستان، وھٰذا الجھاد الافغانی الّذی ھو جھادکم وانتم کنتم الانصار والمھاجرون ھم الافغان والامۃ الواحدۃ تتکوّن کما تکوّن مھد الاسلام وجیش الاسلام فی العصر الاوّل۔ وبقیادۃ سیّد الانام محمّد صلی اللّٰہ علیہ وسلم تکوّن جیشھم من المھاجرین والانصار فطوبیٰ، طوبیٰ للمھاجرین لاخواننا المجاھدین الّذین مُحّوا من دیارھم ومُحّوا من وطنھم ولکن اللّٰہ عزّھم ونصرھم وھزم اعداءھم وخرج اعداء الاسلام مدحورین خرجوا اذلاء صاغرین وارتفعت رایۃ الاسلام وسترفع علیٰ کلّ ضیقٍ فی کابل وفی افغانستان علیٰ کلّ ضیقٍ۔ ترفرف رایۃ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

فطوبیٰ لشعب افغانستان وطوبیٰ لقادۃ الکرام الّذین قادوا ھٰذا الجھاد فانتصروا۔ وطوبیٰ لکم یا انصار۔ حیث استقبلتم ھٰذہ الشعب بالودّ والمحبّۃ والجھاد واختلطت دماءکم بدماءھم وشھداءکم بشھداءھم و شھداءنا نحن، نحن لانقول، نحن العرب وانّما نقول نحن المسلمون ونحن امّۃ الاسلام لا فرق فیھا بین عنصر و عنصر ان ھٰذہ امّتکم امّۃً واحدۃ ونحن امّۃ باکستانیین وطننا الاسلام عزّنا الاسلام امامنا الاسلام قدوتنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

یٰاَیُّھا الاخوۃ، یٰاَیُّھا الاحباب، یٰاَیُّھا العلماء! انتم الناس ایّھا العلماء لا اقول کما قال الشّوقی[1] انتم النّاس ایّھا الشعراء لا

جن کی وہ سیرت، احادیث اور سُنّت تم پڑھتے ہو جس پر انہوں نے حکومت، شریعت اور دنیا اور آخرت کی عظمت کی بنیاد رکھی تھی، یہ جو تم صحاح ستہ، سُنن، مغازی اور مؤطا وغیرہ پڑھتے رہے یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تعلیم دی ہے وہ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے یہ تو وحی ہی ہے جو آپ پر نازل کی گئی ہے۔

بھائیو! ہمیں پاکستان کے انصار معلوم ہیں، میں اُس وقت جب پاکستان پہلے پہل بنا تھا کراچی میں تھا اور ہم اس خطۂ زمین کے قیام (کی جدوجہد) کے گواہ ہیں۔ اور (آج کی طرح) اس وقت بھی ہم اس کی زمین پر پناہ گزیں دیکھتے تھے، اُس وقت ہمیں توقع تھی کہ یہ حکومت قائم رہے گی، سربلند رہے گی اور اسلامی دنیا کا حصہ اور اسلام کی عظمت کا سبب بنے گی۔ ہم دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت کرے، افغانستان اور افغانی جہاد کی حفاظت کرے جو آپ ہی کا جہاد ہے تم انصار ہو اور مہاجر افغان قوم ہے اور ملّت ایسے ہی بنتی ہے جیسے کہ پہلے زمانہ میں اسلامی عظمت کا سبب اور اسلام کا لشکر بنا تھا اور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں ان کا لشکر مہاجرین اور انصار سے بنا تھا، پس ہمارے مہاجر بھائیوں کیلئے ہمارے مجاہد بھائیوں کیلئے خوشیاں ہوں جن کو اپنے گھروں سے اور اپنے وطن سے نکال دیا گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو عزت بخشی، ان کی مدد کی، ان کے دشمنوں کو شکست دی اور اسلام کے دشمنوں کو دھکے دے کر اور ذلیل و رسوا کر کے نکالا۔ اسلام کا پرچم بلند ہو گیا اور ہر رکاوٹ کے باوجود کابل میں بلند ہو گا اور ان شاء اللہ اب ہر رکاوٹ کے باوجود لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا جھنڈا افغانستان میں لہرائے گا۔

پس خوشیاں ہوں افغانستان کے مجاہدین کی جماعتوں کیلئے اور ان معزز جرنیلوں کیلئے جنہوں نے اس جہاد کی قیادت کی اور غلبہ پایا۔ اور اے انصار! تمہارے لیے بھی خوشیاں ہوں کہ تم نے ان گروہوں کا استقبال پیار محبت اور جہاد کے ساتھ کیا، تمہارے خون ان کے خون اور تمہارے شہید اُن کے شہداء کے ساتھ مل گئے، خود ہمارے شہداء بھی ان سے مل گئے۔ ہم نہیں کہتے کہ ہم عرب ہیں بلکہ ہم کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں، مسلمان اُمّت ہیں اس میں کسی ایک قبیلے کا دوسرے قبیلہ سے فرق نہیں ہے، بیشک تمہاری یہ اُمت ایک ہی اُمت ہے اور ہم پاکستانی بھی ہیں (کہ ہم سب مسلمان ہیں) اور ملک اسلام ہے ہماری عزت اسلام ہے ہمارا پیشوا اسلام ہے اور ہمارے قائد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

بھائیو، دوستو، اور علماء حضرات! تم ہی کام کے لوگ ہو، میں شوقی کی طرح یہ نہیں کہوں گا کہ شاعرو! تم ہی کام کے لوگ ہو۔ نہیں نہیں اے علماء تم ہی

[1] احمد شوقی مصر کے مشہور شاعر گذرے ہیں۔ ۱۸۶۸ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے، اعلیٰ تعلیم فرانس میں حاصل کی اور ۱۹۳۲ء میں وفات پائی (مترجم)

لا انتم الناس ایتہا العلماء انتم القادۃ۔ کنتم روح الجہاد فی الأُمّة۔ رُبُّوا الأُمّة علی الجہاد، رُبُّوا الأُمّة علی الاستشہاد رُبُّوا الأُمّة علی التمسك بکتٰب الله وسنّة رسول الله ۔

یٰاَیّتہا العلماء هنیئًا لکم هٰذا الطریق انه طریق النّور، انه طریق الامان، انهٗ طریق المجد، انه طریق العزّة، انه طریق الکرامة لامّتکم و للمسلمین سیروا علی طاعة الله وسیروا بنور الله وتفقّهوا فی دین الله وانشروا هٰذا العلم وهو علمنا۔ وتجنّبوا مدارس الکفّار، تجنبوا اسالیب الکفّار فی تکوین شخصیّتنا و فی اضاعة هویّتنا وفی اضاعة اقدارنا النّیرة تجنّبوها وتمسّکوا بهٰذه المهدی بهٰذه الطریقة وبهٰذه الشریعة الّتی قامت علی کتاب الله وسنّة رسول الله ۔

ایّتہا الاخوة! اُهنّئکم بکلّ قلب و باسم اخوانی الکرام الّذین معی هنا فی الحفلة کفضیلة الشّیخ عبد المجید زندانی عزّه الله وحفظه وغیره من رجال الدعوة الی الاسلام، کلّهم هنا فی الجہاد یدنا مع ید الافغان روحنا مع الافغان ویدنا وروحنا مع پاکستان اننا جنود بامام واحد وهو رسول الله (صلی الله علیه وسلم)

کام کے لوگ ہو، تم ہی راہنما ہو، اُمت میں جہاد کی روح ہو۔ تم اُمت کو جہاد کی تربیت دو، ان میں جہاد کا شوق پیدا کرو، اُمت کی تربیت کتابُ اللہ اور سنتِ رسول اللہ پر کرو ۔

اے علماء! تمہیں یہ راستہ مبارک ہو، یہ روشنی کا راستہ ہے، یہ یہ عظمت و سربلندی کا راستہ ہے اور یہ تمہاری امت اور مسلمانوں کے لیے احترام کا راستہ ہے، اللہ کی اطاعت پر گامزن رہو، اللہ کے نازل کردہ نور کے ساتھ چلو، اللہ کے دین میں سمجھ حاصل کرو اور اس کے علم کو پھیلاؤ، یہ ہمارا علم ہے، کفار کے مدارس سے بچتے رہو، اپنی شخصیت کے بنانے میں کفار کے طریقوں پر اعتماد نہ کرنا، ہماری حقیقت اور روشن اقدار کو ضائع کرنے کے لیے کفّار کی مساعی سے بچو اور اس ہدایت کو، اس طریقہ کو اور اس شریعت کو جو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قائم ہے تھامے رکھو۔

بھائیو! میں دل کی گہرائی سے آپ کو اپنی طرف سے اور اپنے ان معزز اور عرب بھائیوں کی طرف سے جو اس جلسہ میں میرے ساتھ موجود ہیں جیسے فضیلۃ الشیخ عبدالمجید زندانی صاحب اور اسلامی اقدار کی طرف دعوت دینے والے میرے دوسرے ساتھیوں کی طرف سے تمہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میرے تمام ساتھی یہاں جہاد میں شریک ہیں۔ ہماری قوت افغانوں کی قوت ہے اور ہماری روح افغانوں کے ساتھ ہے اور ایک ہی رہبر کے لشکر ہیں اور وہ رہبر رسول اللہ ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

الشیخ علامہ عبدالمجید زندانی کا خطاب

بعد الخطبة المسنونه!

انّ الله سبحانهٗ وتعالیٰ هدی النّاس الی الطریق المستقیم وانزل لنا نورًا مّبینا۔ قال الله تعالیٰ: "قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ" ۝

لکن ذٰلك النّور۔

فالرسل هم الّذین یحملون هٰذا النّور ویدلّون النّاس علیه وبعد الرسل العلماء ورثة الانبیاء هم الّذین یحملون هٰذا النّور ویبیّنون للنّاس الطریق والمدارس العلمیة الشرعیة هی مصانع هٰؤلاء العلماء وبیوت هٰؤلاء العلماء۔

واذا کانت هٰذه المدارس صالحة فانّما تخرّج العالم الصّالح

خطبہ مسنونہ کے بعد!

بیشک اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم کی طرف لوگوں کی راہنمائی فرمائی اور ہمارے لیے واضح روشنی نازل کی، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: "تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشن اور واضح کتاب پہنچ گئی جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سلامتی کے راستوں کی جانب اُن لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے راستے پر جاتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور اُن کو اپنے امر کے ذریعے اندھیروں سے نور کی طرف نکالتے ہیں اور سیدھے راستے کی طرف ان کی راہنمائی کرتے ہیں۔"

لیکن اس نور کی تعیین اور توضیح کیلئے سلسلۂ نبوت و رسالت جاری کیا گیا۔

رسول ہی وہ لوگ ہیں جو یہ نور حاصل کرتے ہیں اور اس کی جانب لوگوں کی راہنمائی کرتے ہیں۔ رسولوں کے بعد ان کے وارث علماء ہی اس نور کے حامل ہوتے ہیں اور لوگوں کو راستہ دکھاتے ہیں اور علومِ شریعت کے یہ مدارس ہی ان علماء کے آدم گری کے کارخانے اور گھر ہیں۔

اگر یہ مدارس صحیح ہوں تو صالح علماء پیدا کرتے ہیں، اگر مدارس کی بنیاد درست

و اذا كان غير ذلك فان العالم يتلوث بلونها والعالم العالم يرفع النور فيراه الناس من بعيد فيقتل فيقتدون طريقته والعالم القاعد بقعد بالنور في الارض فلا يرى النور الا من كان بالجوار والذين رفعوا النور شهدهم الناس ـ

نہیں تو ان سے فارغ ہونے والے علماء بھی اسی ماحول کے رنگ میں رنگے جاتے ہیں اور عالم باعمل اس نور اسلام کو بلند کرتا ہے تو لوگ دور سے اس کو دیکھ کر اس کی اقتداء کرتے ہیں جبکہ کاہل اور سست عالم اس کو لے کر زمین پر بیٹھ جاتا ہے تو یہ روشنی سوائے پڑوسیوں کے کسی کو نہیں دکھائی دیتی، اس کے برعکس اس کو بلند کرنے والے لوگوں کو دکھائی دیتے ہیں ۔

اخواني! سمعت عن هذه المدرسة الحقانية و رأيت نورها قبل ان أزور باكستان وقبل ان اعرف باكستان يوم التقيت بجلال الدين حقاني، فقلت من اين هذا الرجل من قبيلة حقان؟ قالوا لا، ليس القبيلة حقان، وانما هذه مدرسة اسمها المدرسة الحقانية في باكستان. فقلت الحمد لله شعاعٌ وصل وحمله احد خريجيها واحد علماءها فرأته الدنيا. وسمعت به الارض والناس يرددون مسلمهم وكافرهم من قائد المعركة؟ فيقولون حقاني. فهنيئاً لهذه المدرسة في تخريج انصار هؤلاء القادة لها بانها مدرسة صحيحة و مدرسة حقانية وتخرج علماء حق وهنيئاً للمسلمين بهؤلاء العلماء وبهذه المدرسة ـ

بھائیو! پاکستان آنے سے قبل بلکہ پاکستان کو جاننے سے قبل میں نے اس مدرسہ حقانیہ کے بارے میں سنا تھا اور اس کی روشنی کو دیکھا تھا، یہ اس وقت کی بات ہے جب مجھے پاکستان کی بھی معرفت نہیں تھی یہ وہ دن تھا جب میری ملاقات دارالعلوم حقانیہ کے عظیم سپوت اور جہاد افغانستان کے معروف جرنیل جلال الدین حقانی صاحب سے ہوئی تھی، میں نے پوچھا کیا یہ شخص قبیلہ حقان سے تعلق رکھتا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ نہیں حقان قبیلہ نہیں بلکہ پاکستان میں مدرسہ ہے جس کا نام حقانیہ ہے، اُس وقت میں نے کہا الحمد للہ کہ یہ نورِ ہدایت کی شعاع تھی جو ہم تک پہنچ گئی اور اس کو اٹھانے والا مدرسہ حقانیہ کا ایک فارغ التحصیل فاضل اور ایک عالم ہے، سو پوری دنیا نے اسے دیکھا اور اہلِ زمین نے سنا لوگ چاہے مسلمان ہوں یا کافر ان کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ کوئی پوچھتا ہے تمہارا کمانڈر کون ہے تو کہتے ہیں حقانی! لہٰذا مبارک ہو اس مدرسہ کو کہ وہ ایسے کمانڈر مرد میدان کے لیے معاون پیدا کرتا ہے، مبارک ہو کیونکہ یہ مدرسہ کے لیے اس کی عظمت کی گواہی ہے کہ یہ صحیح اور حقانی مدرسہ ہے اور جو علماء حق کی مادرِ علمی اور آدم گری کا کارخانہ ہے، نیز مسلمانوں کو ایسے علماء اور ایسا مدرسہ مبارک ہو۔

والله انني في غاية السرور انني رأيت هذه المدرسة تخرج امام عيني هؤلاء العلماء في العمائم هذه العمائم التي اهانها المستعمرون الكفار و اهانها تلاميذ المستعمرين فخلعت العمائم وتخلينا من هذه الملابس التي تدل على العلم والعلماء والشيوخ والصحابة الكرام وظننا انا نكتسب النصر والعزة ومضينا في ذل وخذلان ودحال يوم ان تبعنا الكفار.

ماجاء النصر مرة ثانية الا على وايدي من يلبسون العمائم فرأينا العمامة الكبيرة في افغانستان تخرج جيوش الروس وتطردهم واصبحت علامة العزة وعلامة الشرف واصبح صاحب العمامة اذا مر قيل هؤلاء الذين غلبوا الروسية ـ

بخدا مجھے انتہائی خوشی ہوئی ہے کہ میرے دیکھتے دیکھتے میری آنکھوں کے سامنے یہ مدرسہ حقانیہ یہ مادرِ علمی پگڑیوں والے علماء و فضلاء کو تحصیل علم سے فارغ کرکے رخصت کر رہی ہے۔ یہی پگڑیاں تھیں کہ کفار کی استعماری قوتوں نے جن کی تحقیر کی اور انکے شاگردوں نے جن کی توہین کی، چنانچہ پگڑیاں اتاری گئیں اور ہم نے وہ لباس جو علم، علماء، شیوخ اور صحابہ کرامؓ کی یاد دلاتا تھا اُتار پھینکا اور ہم گمان کرتے رہے کہ ہم فتح اور عزت کی راہ پر لگ گئے جبکہ ہم ذلت و رسوائی اور ہلاکت کے گڑھوں میں اسی روز سے گرتے جا رہے ہیں جس دن سے ہم نے کافروں کا اتباع کیا۔

مسلمانوں کو دوبارہ فتح پگڑیاں باندھنے والوں کے ہاتھوں سے ملی ۔ چنانچہ ہم نے افغانستان میں بڑی پگڑی دیکھی جو روس کی فوج کو نکال دیتی ہے اور انہیں دھتکارتی اور ہزیمت پر مجبور کر دیتی ہے۔ پھر یہ پگڑی عزت و شرف کی علامت بن گئی اور پگڑی والا جب کہیں سے گذرا تو یہ کہا جانے لگا کہ یہ وہی لوگ ہیں جو روس پر غالب آ گئے ۔

هكذا اذا عمل العالم ورفع النور وقام بالعلم ورأى الناس نورهم اما اذا قعد فانه يضيئ ما حوله والنور عنه ما نتجمع وتتجمع المصابيح فان النتيجة هو نور قوي الى المسافات البعيدة فاذا تفرقت المصابيح اصبحت ضئيلة لا نرى الا من كان في جوارنا واذا اضطرمت في الطريق تسائل الناس. فيقال هناك مصباح فالطريق

حضرات! یونہی جب عالم باعمل ہو اور حق کی روشنی کو اٹھا کر بلند کرے علم کی طرف توجہ دے تو لوگ اس کی روشنی سے مستفید ہوتے ہیں اور اگر وہ بیٹھا ہے تو وہ صرف آس پاس کی چیزوں کو روشن کرتا ہے پھر جب بہت سے چراغ جمع ہو جاتے ہیں تو نتیجہ کے طور پر ایسی تیز روشنی نکلتی ہے جو دور دور تک پھیلتی ہے اور جب چراغ متفرق ہو جاتے ہیں تو روشنی ماند پڑ جاتی ہے اور ہم ان سے سوائے قریب کے لوگوں کے کچھ نہیں دیکھ سکتے ، اور جب ایسے چراغ راستے میں کہیں ادھر اُدھر جلتے ہیں تو لوگ پوچھا کرتے ہیں پھر کوئی کہتا ہے وہاں چراغ جل رہا ہے لہٰذا راستہ